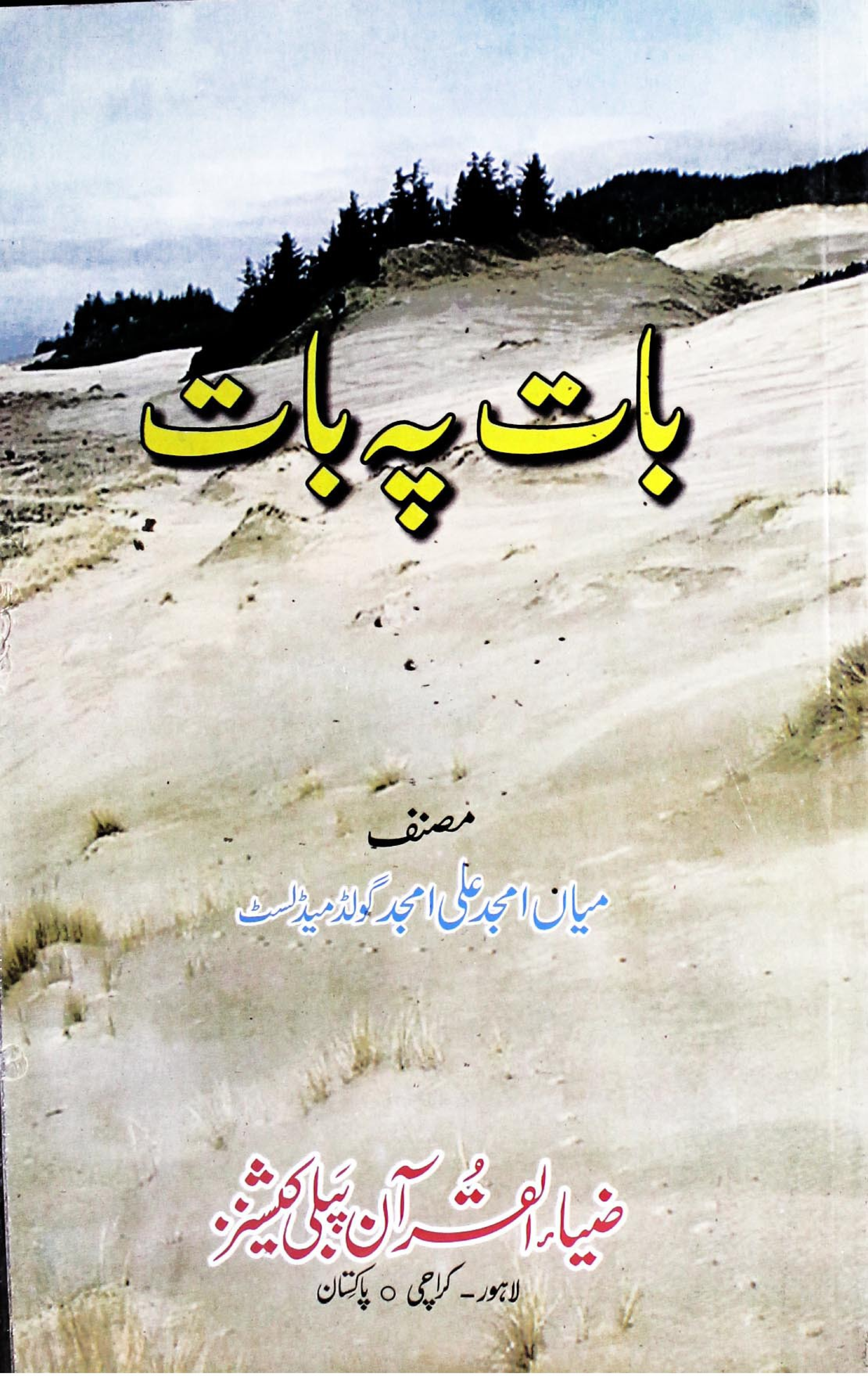

بات پہ بات

مصنف

میاں امجد علی امجد گولڈ میڈلسٹ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

7224

بات پہ بات

مصنف

میاں امجد علی امجد

(گولڈ میڈلسٹ)

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور کراچی پاکستان

Marfat.com

11725

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	بات پہ بات
مصنف	میاں امجد علی امجد (گولڈ میڈلسٹ)
تاریخ اشاعت	فروری 2006ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z231
قیمت	-/36 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

[stamp]

حمدِ باری تعالےٰ جل جلالہٗ

خلقتِ کُل کا تُو ہی معبُود ہے
تیرے بن ارض و سما بے سُود ہے
جس کے دل میں آگیا ہو تیرا خوف
ہر بُرائی اُس سے پھر مفقُود ہے
کیوں نہ چاہوں اے خدا تیری رضا
دو جہاں کا تُو ہی تو معبُود ہے
تیرا چرچا تیرا ذِکر اور تیرا نُور
ہر اک جا ہر چیز میں موجود ہے
باوجود عصیاں کے میں ہوں اُن میں
کس قدر مولا کا مجھ پہ جُود ہے
مَیں ثنائے ربّ کروں اتنی مجال
اتنی طاقت مجھ میں کب موجود ہے
دو کریموں کا ہے امجد پر کرم
اِس طرف محبوبؐ اُدھر معبود ہے

امجد علی امجد

Marfat.com

نعتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

ظلمت ہو سایہ فگن تو تنویر کیجئے
ہو قربت نبیؐ پہ تدبیر کیجئے

ہر وقت رہے کلمۂ توحید ہی لب پر
شیطان کے واسطے اِسے زنجیر کیجئے

پتھر کا جگر موم کی مانند نرم ہو
میری زباں میں ایسی تاثیر کیجئے

دُنیا کو دیں جو مانگتی ہے اپنے ظرف سے
میرے تو دل میں عشق کی تعمیر کیجئے

رُسوا ہو نہ جاؤں سرِ حشر یا نبیؐ!
پروانۂ نجات. اب تحریر کیجئے

آجائے سب کے فہم میں یہ شانِ مصطفیٰ
قرآن کو کھولو کھول کر تفسیر کیجئے

اُداس کیوں ہو فُرقتِ طیبہ میں اے امجد
آقا کے پاس جانے کی تدبیر کیجئے

امجد علی امجد

Marfat.com

سائیڈ افیکٹس

پروفیسر انور مسعود کی جعلی میڈیسن
کے بارے میں مزاحیہ اور طنزیہ نظم

سَر درد میں گولی یہ بڑی زُود اثر ہے
پر تھوڑا سا نقصان بھی ہو سکتا ہے اس سے
ہو سکتی ہے کچھ ثقلِ سماعت کی شکایت
بے کار کوئی کان بھی ہو سکتا ہے اس سے
ممکن ہے خرابی کوئی ہو جائے جگر میں
ہاں آپ کو یرقان بھی ہو سکتا ہے اِس سے
پڑ سکتی ہے کچھ جلد خراشی کی ضرورت
خارش کا کچھ اِمکان بھی ہو سکتا ہے اِس سے
ہو سکتی ہیں یادیں بھی ذرا سی متاثر
معمولی سا نسیان بھی ہو سکتا ہے اس سے
بینائی کے حق میں بھی یہ گولی نہیں اچھی
دیدہ کوئی حیران بھی ہو سکتا ہے اِس سے
ہو سکتا ہے لاحق کوئی پیچیدہ مرض بھی
گُردہ کوئی ویران بھی ہو سکتا ہے اِس سے
ممکن ہے کہ ہو جائے نشہ اس سے ذرا سا
پھر آپ کا چالان بھی ہو سکتا ہے اِس سے

Marfat.com

۴

اظہارِ تشکر

والد گرامی جناب بابو نذیر احمد اور والدہ محترمہ نور بیگم کے لیے کہ جن کے حُسنِ تربیت نے مجھے اس قابل کیا کہ اس مادی دَور میں عظمتِ کردار کی سر بلندی کی شمعیں روشن کر سکوں۔ باپ خُدا کی رحمت کی پہچان ہے تو ماں لُطف و کرم کا سائبان۔ ربِ کریم ان مقدس شخصیات کا سایۂ رحمت ہمیشہ میرے سر پہ رکھے اور مجھے یہ توفیق عطا کرے کہ میں ان کی خدمت کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکوں۔ میرا ماضی بھی ان کے لیے تھا۔ میرا حال اور مستقبل بھی ان کے قدموں کی زینت۔ میری ہر تحریر کے پس منظر میں انہی کی جلوہ ریزی نظر آتی ہے۔

مُرشد مہربان الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب اور اُستاد ذی شان پروفیسر محمد اکرم رضا کے لیے کہ جن کی عنایاتِ خسروانہ اور شفقتِ کریمانہ نے میری زیست کے اندھیروں میں علم و عمل کا چراغ بن کر میرے کردار اور سیرت کو تعمیر کیا۔ اور آج خوبیٔ اور علم کا ساز میرے دل میں بج رہا ہے انہی بزرگوں کے وجودِ مسعود کی بدولت ہے۔

برادرم الحاج حبیب اللہ مقیم سعودی عرب اور عزیز دوست عرفان ضیاء شفیع (امریکہ)... برادر عزیز الحاج محمد ارشد (کویت) مہر محمد وقار (لندن)، محمد اشفاق خان بیورو چیف، ڈیلی لشکر واسس گوجرانوالہ، محمد اسلم مینجر کڈز بک سنٹر گوجرانوالہ کا شکر گزار ہوں جن کے بلند حوصلوں نے میرے دل کو شگفتگی کی دولت بخشی۔ اس دُعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے

خُدا حافظ،،،،

Marfat.com

اعلیٰ ظرف انسان

جنگل کا بے تاج بادشاہ شیر جب کسی جانور کا شکار کرتا ہے تو
تھوڑا سا گوشت کھا کر چھوڑ دیتا ہے اُس کا چھوڑا ہوا گوشت
دوسرے جانور کھا جاتے ہیں۔ انسانوں میں وہی شیر دل اور
اعلیٰ ظرف انسان ہے جو اپنی محنت اور لیاقت سے
باقی انسانوں کی (شکم پُری) یعنی دوسروں کی بُھوک
مٹانے کا بندوبست کرتے ہیں یاد رکھیں شیر
بھوکا مرجاتا ہے مگر کسی کا چھوڑا ہوا نہیں
کھاتا۔ اعلیٰ ظرف اور شیر دل انسان بھی
دوسروں کے مال پر نظر نہیں رکھتا
بلکہ اپنے زورِ بازو سے رزقِ حلال
کما کر خود بھی کھاتا ہے اور
دُوسروں کو بھی کِھلاتا ہے

ہیں وہی لوگ جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دُوسروں کے

Marfat.com

بشرطِ اُستواری

کسی دانش مند سے سُنا ہے کہ
کُتے میں ہزار خامیاں ہوں مگر
ایک خوبی سب سے اچھی ہے کہ وہ اپنے مالک کا
وفادار ہوتا ہے۔ اپنے مالک سے دغا نہیں کرتا
لیکن انسان جو ساری مخلوقات سے افضل ہے
اُس کے جوہر کہاں گئے کیا وہ اپنے اللہ سے وعدہ کر کے
سب کچھ بھول گیا وہ اپنے اللہ کا وفادار کیوں نہیں

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ
دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّو بیاں

Marfat.com

اُلٹی گنگا

آدمی کوئی بھی اچھا یا بُرا نہیں ہوتا
اُس کے عمل اس کو اچھا یا بُرا بناتے ہیں
اگر کوئی برائی کرے تو
(شیطان)
اگر نیکی کرے تو
(انسان)

کوئی انسان بھی بُرا نہیں ہوتا اُس کا فعل اُسے اچھا یا بُرا بناتا ہے۔ اب دُنیا کا رواج اُلٹ ہوگیا۔
اب لوگ خود ہی گندگی ڈالتے ہیں اور خود ہی گندگی کو بُرا کہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے زیب یہ دیتا نہیں سرکار کو
ہائیے بیماریوں کو ماریئے بیمار کو

Marfat.com

اَوصاف

کسی شخص نے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کو
ایک قینچی تحفے میں دی تو آپ نے
وہ قینچی شخص کو واپس کرتے ہوئے کہا
تم اپنی قینچی واپس لے لو اور اس کے بدلے
مجھے ایک سوئی لا دو کیونکہ قینچی کا کام کاٹنا ہے
اور سُوئی کا کام سینا
ہم دُنیا میں لوگوں کے دلوں کو
جوڑنے آئے ہیں
کاٹنے نہیں
اے ناداں شخص اپنے آپ میں سُوئی کے اوصاف
پیدا کر جو معمولی ہو کر کتنے بڑے بڑے کام کر جاتی ہے

جو کرنی ہے جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوندِ عجم ہو جا

Marfat.com

اِنتظار

دیکھ لے سُوکھی ٹہنیوں کی طرف
مت پوچھ انتظار کیا شے ہے
انتظار چاہے محبوب کا ہو یا مطلوب کا
دوست کا ہو یا کسی دشمن دار کا
اپنے افسر کا ہو یا ماتحت کا
ریل گاڑی کا ہو یا ہوائی جہاز کا
غرض کہ انتظار کسی کا بھی ہو
بُرا ہوتا ہے کیوں کہ انتظار کا ہر لمحہ
موت کے آہنی شکنجے کی طرح
لمحہ بہ لمحہ بے چینی بے قراری میں گزرتا ہے
بقول بہادر شاہ ظفر

ے عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

Marfat.com

گُربتا دیں گے بادشاہی کا؟

اے دل تو کسی کو بُرا کیوں کہتا ہے
تُو اپنے اندر جھانک کے دیکھ
کیونکہ
کسی کی آنکھ کا تنکا تو جلدی نظر آجاتا ہے
مگر اپنی آنکھ کا شہتیر کبھی بھی نظر نہیں آتا
اپنے اندر کی گندگی کو نہ بھول اور
جلدی سے اس گندگی کو نکال دے
دل میں گناہوں کی آلودگی اچھی نہیں
کیونکہ
دل تو اللہ تعالیٰ کا مقامِ خاص ہے

اپنے مَن میں ڈُوب کر پا جا سراغ زندگی
تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا نہ بن

Marfat.com

ویری سوری

سوری کتنا چھوٹا سا لفظ ہے
سوری کہنا کتنا آسان ہے
کتنی عجیب بات ہے کہ ہم کسی کو مار پیٹ کے
کسی سے سخت سے زیادتی کر کے
کسی کی بھری ہوئی محفل میں
بے عزتی کر کے یا کسی کے ارمانوں بھرے
دل کو توڑ کر کہنا کہ سوری
یعنی معاف کیجیئے گا کہہ کر ہم اپنے آپ کو
دلی سمجھنے لگتے ہیں
اور کتنے مزے کی بات ہے کہ
سَر توڑنا جُرم ہے
اور دل توڑنا کوئی جرم نہیں
شاید اس لیے کہ
دل ٹوٹنے کی کوئی آواز نہیں ہوتی
؎ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دِل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

Marfat.com

زندگی اور موت

میرے محبوب تم خفا نہ ہو جانا
محبت میں محبوب کی ناراضگی کا مطلب
عاشق کی موت ہوتا ہے
اگر تم میرے مرنے پہ راضی ہو
تو مجھ سے ناراض ہی رہنا اور
اگر میری زندگی چاہتی ہو تو
اپنے ہونٹوں کی مسکراہٹ کو
میرے لیے ہمیشہ دار رکھنا

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

Marfat.com

خبردار

ایک دن سرِ راہ
دو کتّوں کی
ملاقات ہو گئی
حال احوال پوچھنے کے بعد
ایک کتّے نے دوسرے کتّے کو کہا
یار ذرا بچ کر رہنا
کیونکہ انسان بڑا خطرناک ہو گیا ہے
ایک دفعہ مجھے کسی انسان نے کاٹا تھا
تو
مجھے اپنی ناف میں بارہ ٹیکے لگوانا پڑے تھے
خبردار !
احتیاط دانش مندی کا تقاضا ہے

سپیروں نے قید کر دیا سانپوں کو یہ کہہ کر کی
انسان کو ڈسنے کیلئے انسان ہی کافی ہے

Marfat.com

میرا دِل بھی کِتنا پاگل ہے

یہ ریت میں گلاب کِھلا دیکھتا ہے
یہ عجیب خواہشات رکھتا ہے
یہ دن میں رات اور رات میں دن ڈھونڈتا ہے
اور پانی میں آگ کی تلاش کرتا ہے۔
ریت میں گلاب نہیں کھلتا
پانی اور آگ کا کوئی جوڑ نہیں
یہ دن میں تارے اور رات میں سُورج دیکھتا ہے
حالانکہ یہ سب ممکن نہیں ہے
میرا دل ناممکن باتوں کو ممکن کہتا ہے
میں اپنے دل کو اس لیے تو پاگل کہتا ہوں

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

Marfat.com

رازداں

اے میرے دل ناداں تم نے یہ کیا غضب کیا کہ
اپنے سارے راز
اپنے دوست پر ظاہر کر دیئے کیا تم کو علم نہیں کہ
دوست کو
راز بتا کر تم نے اُسے اپنا دشمن بنا لیا ہے
اب تم اُس کے دوست نہیں بلکہ غلام ہو اب وہ
کسی بھی وقت
تمہیں بلیک میل کر سکتا ہے ۔ تم نے ایسا کیوں کیا تمہارا
پیٹ بھی عورتوں اور بچوں کی طرح ہلکا ہے
جس میں کوئی راز ٹھہرا نہیں رہتا
اپنے دل اور زبان پر کنٹرول کرو
سارے جسم کے اعضاء تمہاری بات مانیں گے

اے عدم احتیاط لوگوں سے

لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں

Marfat.com

ایک سجدے سے انکار

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو کُن فیکُون کی طاقت سے پیدا کیا۔ سب فرشتوں کو ابلیس سمیت حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس شیطان اکڑ گیا اور سجدہ نہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال کر ذلیل و خوار کر دیا۔

اے غافل انسان!

ذرا غور کر شیطان نے ایک سجدہ نہ کیا تو اس کا اتنا بُرا حال ہوا کہ قیامت تک اور بعد قیامت اُس پر لعنت و ملامت کا طوق پہنا دیا گیا اور تم کو تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں سات سو مرتبہ سے زیادہ سجدوں کا حکم بصورت نماز دیا ہے۔ اور تم کتنے سجدوں سے انکار کر رہے ہو ذرا غور کر و ہمارا کیا حشر ہوگا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض گے تو شکایت ہوگی

Marfat.com

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

Marfat.com

شاخِ تمنّا

شیکسپیئر نے کیا خوب کہا ہے کہ یہ دُنیا ایک اسٹیج ہے اور یہاں پر آنے والا ہر شخص فنکار ہے جو اپنا اپنا کردار ادا کر کے چلا جائے گا اسی دُنیا میں آ کر ترقی نہ کرنے والا شخص اس پھول کی طرح ہے جو شاخ پر آیا ضرور مگر کِھل کر مسکرا نہ سکا۔ ہر شخص ملّت کے مقدر کا ستارہ ہے اُسے سوچنا چاہیئے کہ قدرت نے اُسے کس لیے تخلیق کیا اور اُس کا مقصد کیا تھا وہ اسی دنیا کے اسٹیج کا فنکار ہے۔ اپنا کردار بخوبی ادا کرے اور اتنی ترقی اور محنت کرے کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے

کہ

یہ پھُول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کِھلا ضرور مگر کِھل کے مسکرا نہ سکا

Marfat.com

دشمن نہ کرے دوست نے وہ کام کیا ہے

انڈونیشیا کے نڈر اور بہادر جنرل ناسوشن جب میدانِ جنگ سے واپس آئے تو بے حد گھبرائے ہوئے تھے حکومت نے جب اس بہادر جنرل کو گھبرائے ہوئے دیکھا تو کہا کیا بات ہے جنرل آپ تو کبھی میدانِ جنگ میں گولیوں اور گولوں کی برسات میں نہیں گھبرائے تو اب گھبرانے کا کیا سبب ہے

تو جنرل نے جواب دیا

میدانِ جنگ میں دوست اور دشمن کی پہچان ہوتی ہے دشمن اپنی مخصوص وردی سے پہچانا جاتا ہے

مگر

یہاں شہری ماحول میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کون دوست ہے کون دشمن۔ مجھے دشمنوں کی پرواہ نہیں مجھے اپنے دوستوں سے خطرہ ہے۔

آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت

Marfat.com

صدائے دل

باغ میں پھول کھلے بہت اچھے لگتے ہیں
باغ کی ساری خوبصورتی اور رعنائی پھولوں سے ہے
یہ کیا عادت ہے کہ کوئی پھول اچھا لگا اور بڑی بے دردی سے شاخ سے اُتار دیا چاہے پھول خون خون ہو کر پتی پتی ہو جائے۔ بالکل اسی طرح کچھ لوگ پھولوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کو باغ یعنی گھر میں رہنے دو۔ ورنہ وہ مرجھا جائیں گے۔ تم بے وفائی کے آرے سے ان کو کاٹ دو گے۔
مگر ان کا کیا نقصان ہوگا یہ کبھی سوچا بھی ہے۔
پھول موسمِ بہار کے سفیر ہوتے ہیں اُن کی قدر کرو۔
ورنہ خزاں کے زرد پتے تمہاری زندگی کو خراب کر دیں گے

ابھی تو خشک موسم ہے بارش ہو تو سوچیں گے
کہ ہم نے اپنے ارمانوں کو کس مٹی میں بونا ہے

Marfat.com

ذرا پھر سے کہنا

اے دوست
کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو حقیر نہ سمجھو
تھوڑا سا زہر ہلاہل کتنے انسانوں کو ختم کر
دیتا ہے۔ ہاتھی کتنا بڑا اور دیو جیسا جانور
ہے مگر حقیر سے پرندے ابابیل کے ہاتھوں
مارا گیا چھوٹا سا سانپ ڈس لے تو انسان پناہ
مانگتا ہے تھوڑی سی دیا سلائی کی آگ پورے گھر
یا کھیتوں کو جلا سکتی ہے۔ چھوٹی سی بات یا افواہ
پورے شہر کو خوفزدہ کر دیتی ہے۔ ایٹم بم جو چھوٹے
چھوٹے عناصر سے مل کر بنتا ہے چھوٹا سا ہے مگر ساری
دُنیا تباہ کر سکتا ہے

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
بُرا نہیں کوئی قدرت کے کارخانے میں

Marfat.com

مدحتِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسالت مآبؐ کی شانِ کریمی کا کیا بیان کروں اگر سارے جہان کے درختوں کی قلمیں بنالیں اور ساری دنیا کے پانی کی سیاہی بنا کر لکھنا شروع کر دیں تو ساری دنیا کے قلم اور سیاہی ختم ہو سکتی ہے۔ ہمارے آقا کی شانِ اقدس کا ایک باب بھی پورا نہ ہو گا کیونکہ جبریل جن کے در کا ادنیٰ غلام ہو اُس آقا کا کیا کہنا دنیا بھر کے انسان تو انسان کُل پیغمبروں میں بھی آپ کی شان جیسا کہاں، ساری دنیا خُدا خُدا کرتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا ذکر بلند کرتا ہے۔ کہاں موسیٰؑ جو دیدار کے طالب کہاں آقا کی شان کے خدا خود ملاقات کا مشتاق ....

شبِ معراج اس بات کا کھُلا ثبوت ہے ....

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ ہم بھی سیر کریں کوہِ طوُر کی

111725

Marfat.com

رانگ نمبر

اُس کے دل پر کسی اور کا رنگ چڑھا ہوا ہے
جو تمہارا نہیں بن سکا اس کی فکر میں دُبلے کیوں ہو
جسے تم اپنا مکان سمجھتے رہے ہو وہاں غیر کا قبضہ ہے
یاد رکھو! منہ بولا بھائی یا بہن وراثت کی حقدار نہیں ہوتی۔ فطرت کبھی نہیں بدلتی کبھی دُودھ کے بغیر بھی کھیر پکی ہے؟
بچھو سے جتنی مرضی نیکی کر لو ڈنگ مارنے سے باز نہیں آئیگا
سانپ کو منوں دُودھ پلاؤ آخر کار تمہیں ڈسے گا۔
اے دلِ ناداں تم نے غلط جگہ پر دستک دی ہے
تم نے فون پر رانگ نمبر ڈائل کیا ہے نتیجہ کیا نکلنا تھا۔

ہو بُرا اس عشق کا جس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے بی میں رہے اغیار بی۔ اے کر گئے

Marfat.com

رحمتِ یزداں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ مسکراتے تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام بہت زیادہ روتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے کہا آپ ہر وقت مسکراتے رہتے کیا آپ کو اللہ کا کوئی ڈر نہیں تو حضرت عیسیٰ نے جواب دیا آپ ہر وقت روتے رہتے ہیں کیا آپ کو اللہ کی رحمت کا یقین نہیں۔

کچھ لوگوں کو مسکراتے ہوئے چہرے اچھے نہیں لگتے وہ ہر وقت ہر چہرے کو بجھے ہوئے چراغ کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں ایسا چراغ جو کسی مفلس اور غریب کا ہو جو پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بجھا رہتا ہو ہر وقت کا رونا بھی بُرا ہے۔ اور ہر وقت کا ہنسنا بھی ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر چیز اپنے وقت پر ہی اچھی لگتی ہے۔

ہر وقت کا رونا تجھے برباد نہ کر دے
پھولوں کی طرح کبھی ہنس بھی لیا کر

Marfat.com

پرایا مال

اے دل تو مانگنے کی چیزوں پر فخر نہ کیا کر
پرائی چیز پر دعویٰ کیسا، پرائی چیز آخر پرائی چیز ہے یہاں تو اپنی چیزوں پر بھروسہ نہیں۔
زندگی موت کی امانت ہے یہ زندگی ہم نے اُدھار میں مانگی ہے۔ پھر ہم اپنے پیاروں کے چلے جانے پر روتے کیوں ہیں، کیا ہم اُدھار لے کر واپس کرنے کے پابند نہیں۔

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بُتان وہم و گماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

دیارِ عشق

اپنی عقل کے ترازو میں عشق کو نہ تول اور خواہ مخواہ عشق کو بُرا نہ جان کیونکہ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

عشق ہی سے باغوں میں بہار ہے

عشق ہی سے تنِ مُردہ میں جان ہے

عشق ہی آدابِ فرزندی ″ ″ ″ ″ سکھاتا ہے

عشق ہی سے بزمِ جہاں میں رونقیں ہیں۔

عشق اوّل بھی ہے اور آخر بھی ″ ″ ″ ″

عشق باطن بھی ہے اور ظاہر بھی ″ ″ ″ ″

عشق کو بُرا سمجھنے والے کفر نہ بک ″ ″ ″ ″

کیونکہ عشق کا دوسرا نام تو خدا ہے ″ ″ ″

عقل عیّار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ مُلّا ہے نہ زاہد نہ حکیم

Marfat.com

اِنسان کالے رنگ کا کیوں ہوا

عقائق الحقائق میں درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب قوم کی سرکشی سے عاجز آکر اللہ تعالیٰ سے التجا کی تو طوفانِ نوح آگیا آپ ایمان والوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو گئے۔ اور کشتی میں سوار اپنی اولاد اور ایمان یافتہ لوگوں سے کہا کہ خبردار کوئی مرد کسی عورت سے ملاپ نہ کرے آپ کے خبردار کرنے کے باوجود حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تو آپ نے بد دُعا کی آپ کی بد دُعا کا یہ انجام ہوا کہ اُس وقت سے لے کر آج تک حام کی اولاد کا رنگ کالا ہو گیا۔ یاد رکھو ہم نے بھی اللہ کی یاد کو بھلا دیا ہے اس لیے ہمارے دل بھی کالے ہو چکے ہیں۔ اپنے دِلوں کو ذکرِ الٰہی کے صابن سے دھو لو اگر ذکرِ الٰہی کرو گے تو دِل سفید ہو جائیں گے ورنہ کالے دِلوں کا ٹھکانہ اللہ تعالیٰ نے جہنم میں بنا رکھا ہے۔

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک ہی بہت ہیں گر اثر کریں

Marfat.com

اصلی حسن

انسان خوبصورتی سے نہیں بلکہ اپنی شخصیت سے پہچانا جاتا ہے اگر حسنِ سیرت کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہاں خوبصورتی ہے وہاں سیرت نہیں اور جہاں سیرت ہے وہاں صورت نہیں اے دوست تم ایسا کیوں نہیں کر لیتے کہ اپنی صورت چاہے وہ خوبصورت ہے یا بدصورت اس کے اوپر حسنِ سیرت اور نیکی کا لباس پہنا دے پھر دیکھنا تم بدصورت ہوتے ہوئے بھی اچھے لگو گے۔

سو برس کی زندگی میں ایک پل
تو اگر کرے کوئی اچھا عمل
تجھ کو دنیا میں ملے گا اس کا پھل
آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

Marfat.com

یہ دُنیا جائے عبرت ہے

سلطان قطب الدین خوارزم شاہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔
ایک قبرستان سے گزرتے وقت اس نے ایک مجذوب
فقیر کو دیکھا۔
بادشاہ نے فقیر سے پوچھا۔
تم یہاں کیا کر رہے ہو تو فقیر نے کہا
مَیں یہاں مُردوں سے باتیں کر رہا ہوں۔
بادشاہ نے پوچھا یہ کیا کہتے ہیں
فقیر نے کہا یہ مُردے کہتے ہیں کہ ہم بھی اس طرح ہاتھی گھوڑے
پر سوار نکلا کرتے تھے۔ لیکن آج معاملہ اُلٹ ہے اور زمین
ہم پر سوار ہے۔

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

Marfat.com

عالمگیر جرم

غیبت کرنا سننا اور سنانا جرم عظیم ہے۔ مذہب اخلاق اور قانون اس کی اجازت نہیں دیتا محسن کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیبت کرنا مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر ہے۔ میں اور آپ یعنی ساری دنیا ایک دوسرے کو یہ ضرور کہے گی کہ غیبت کرنا غلط ہے۔ جرم ہے۔ مگر پھر بھی صبح سے لے کر شام تک ہم غیبت اور چغل خوری کے جرم میں مصروف رہتے ہیں

اے دوستو!

میری مانو!

تو ایک دوسرے کو کہنے کی بجائے تم خود ہی چغلی اور غیبت جیسی موذی بیماری سے بچو اور کبھی کبھی خود اپنے گریبان میں جھانکو کہ کہیں ہم اپنے مردہ بھائی کا گوشت تو نہیں کھا رہے۔

اے عدم احتیاط لوگوں سے
لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں

Marfat.com

نصیحت

اے دوست!
تم نے مجھے بڑی اچھی نصیحت کی کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔
یعنی تمہارا خیال دل سے نکال دوں۔ کیا کبھی چاند سے چاندنی
الگ نظر آئی ہے،؟
کیا چکور اور چکوری کو جُدا جُدا دیکھا ہے؟
کیا سُورج کی کرنیں سورج کے بغیر نظر آتی ہیں؟

اے دوست!
تم نے اپنے عاشق کو بڑی عجیب نصیحت کی ہے
بھلا عاشق اس طرح کی نصیحت کو مان سکتے ہیں۔
کیوں کہ عاشق نصیحت سننے سے بہرے ہوتے ہیں

کیا تیری مانیں گے اے زاھد حُور پرست
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

Marfat.com

تلاشِ رزق

یہ ہم منوں کے حساب سے گندم اور چاول کیوں جمع کرتے ہیں
کیا پرندے اور جانور اپنی اپنی خوراک کا سٹاک کرتے ہیں ؟
کیا پتھر میں رہنے والے کیڑے کی خوراک تم پہنچاتے ہو ؟
کیا اللہ پر بھروسہ رکھنا پرندوں، جانوروں اور کیڑوں کا ہی کام ہے ؟
انسان صرف زبان سے اللہ توکل اور جانور اور کیڑے عملی طور پر رضامند اشرف المخلوقات کہلانے والی مخلوق کہاں ہے۔

خُدا کو بھُول گئے لوگ فکرِ روزی میں
خیالِ رزق ہے رازق کا کچھ خیال نہیں

Marfat.com

دُور کے ڈھول

آخر اللہ تعالیٰ ہماری نظروں سے پوشیدہ کیوں ہے۔ اللہ بھی شاید ہمیں اس لیے نظر نہیں آتا کہ وہ انسان کی فطرت کو جانتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو پیدا کیا ہے وہ انسان کی رگ رگ سے واقف ہے۔ اور اُسے پتہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ہے کہ جو چیز اُسے آسانی سے مل جائے وہ اُس کی قدر نہیں کرتا۔ نیچر نیور چینج۔ فطرت نہیں بدل سکتی ہر اچھی نظر آنے والی چیز بعد میں خوشگوار نہیں رہتی۔

ہر چیز کھو دیتی ہے قریب آ کے وقار اپنا
تم بھی میرے محبوب پسِ تشہیر اب ملا کر

Marfat.com

ماں کا دِل

پیرس میں بچوں کا عالمی مقابلہ حسن منعقد ہوا جس میں دُنیا بھر سے خوبصورت سے خوبصورت بچے مقابلے میں شرکت کیلئے لائے گئے ہر ماں اپنی اپنی ہمت اور استطاعت کے مطابق اپنے اپنے ملک کے خوبصورت لباس اور شوز بچوں کو پہناتے فخر کے ساتھ کھڑی تھی۔ ہر ماں کا یہی خیال تھا کہ صرف اُسی کا بچہ خوبصورت ہے اور وہی اوّل نمبر پہ آئے گا مقابلے کے جج صاحبان نے مقابلے کے آغاز کا اعلان کیا تو ہر ماں اپنے اپنے بچے کو اُٹھائے جج صاحبان کے آگے سے گزرتی جاتی اور جج صاحبان مختلف قسم کے نمبر لگاتے جاتے حتیٰ کہ یہ سلسلہ ختم ہونے کو تھا کہ ایک کالی عورت اپنے کالے رنگ کے بچے کو اُٹھائے مقابلے میں شریک ہوئی ساری دنیا کی خوبصورت عورتیں بڑی حقارت سے اُس کالے رنگ کی ماں اور بچے کو دیکھنے لگی مگر جج صاحبان نے اُس کالے رنگ کے بچے کو مقابلہ حسن میں اوّل انعام کا مستحق قرار دیا اور جواز یہ لکھا کہ ہر ماں کیلیے اس کا بچہ دُنیا بھر سے خوبصورت ہوتا ہے اس لیے کالے رنگ کی عورت کے بچے کو اوّل پوزیشن دی گئی ہے بچہ بدصورت ہی کیوں نہ ہو ہر ماں کی نظر میں چاند کا ٹکڑا ہوتا ہے

مت دیکھ کسی چہرے کو حقارت کی نظر سے
ہر چہرا کسی نہ کسی کا محبوب ہوتا ہے

میاں امجد علی امجد کی مشہور کتاب «بات پہ بات»

Marfat.com

چاند کی آرزو

میرے محبوب کی بات نرالی ہے
مَیں جتنا اُس کی طرف آتا ہوں
وہ اُتنا ہی مجھ سے دُور ہوتا ہوں
مَیں محبت بھری نگاہوں سے دیکھوں
تو کہتا ہے مجھے گھورتے ہو
جب اُسے دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھرتا ہُوں
تو کہتا ہے ضرور تمہیں زکام ہو گیا ہے۔
مَیں فرطِ محبت سے اس کے پاؤں چھُولوں تو کہتا ہے
مجھے گدگدی ہوتی ہے میرا محبوب عجیب بھی ہے اور چاند کی طرح
حسین بھی چاند آسمانوں پر دُور کروڑوں میل کے فاصلے پر
چاند ہمیں جو مل نہیں سکتا مگر
ہم چاند کی آرزُو تو کر سکتے ہیں

چاند نکلا تو ہم نے وحشت میں
جس کو دیکھا اُسی کو چُوم لیا

Marfat.com

پیاس کا دریا

اے میرے دوست میں نے مانا کہ
میں تجھ سے مل کر خوشی محسوس کرتا ہوں
مگر یہ چند خوشی بھری ساعتیں میری
اتنی طویل اور کٹھن زندگی کا متبادل
تو نہیں ہو سکتیں کہ چند لمحوں کا ملن
اور پھر لمبی جدائی چند مسرتوں کے جام
اور پھر پیاس کا لمبا دریا
اے دوست!
تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
میرے دل میں سما جاؤ تاکہ ہر روز کی دوری ختم ہو سکے

چند کلیاں نشاط کی چن کر
مدتوں محو یاس رہتا ہوں
تیرا ملنا خوشی کی بات سہی
تجھ سے مل کر اداس رہتا ہوں

Marfat.com

دشمن نہ کرے دوست نے وہ کام کیا ہے

ایک دفعہ عرب کے لوگ مجنوں کو دیوانہ کہہ کر پتھر مار رہے تھے مجنوں پتھروں کی برسات سے لہولہان ہو کر بھی مسکرا رہا تھا کہ اچانک لوگوں کے ہجوم میں مجنوں کا ایک دوست جس نے اپنے ہاتھ میں پھول پکڑا ہوا تھا اُس نے پھول مجنوں کو دے مارا پھول لگتے ہی مجنوں رونے لگا لوگوں نے پوچھا اے مجنوں ہم تمہیں پتھر مارتے ہیں تو تُو مسکراتا ہے مگر تمہارے دوست نے پھول مارا ہے اور تم اس قدر رو رہے ہو تو مجنوں نے جواب دیا اے لوگو! تم عشق کے معاملے نہیں سمجھو گے۔ تم لوگ مجھے پتھر مارتے ہو گنہگار اور لیلیٰ کا عاشق سمجھتے ہوئے کیوں کہ تمہیں علم نہیں مگر میرے دوست کو تو علم ہے کہ میں عشق کے معاملے میں کتنا سچا ہوں اس لیے تمہارے پتھر مجھے پھول کی طرح لگتے ہیں اور دوست کا مارا ہوا پھول مجھے پتھر کی طرح لگتا ہے۔

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

Marfat.com

وقت

وقت برف کی طرح پگھل رہا ہے اور تمہیں احساس نہیں

حضرت نوح علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچھا

اے اللہ کے پیارے نبی یہ تو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساڑھے نو سال سے زیادہ عمر عطا کی ہے۔ اتنی طویل ترین زندگی گزارنے کے بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں تو حضرت نوح نے بڑا خوبصورت جواب دیا کہ ہمیں اتنی زندگی گزارنے کے باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس دنیا میں ایسے آئے جیسے ایک آدمی ایک نیا مکان بنائے جس کے دروازے ہوں وہ ایک دروازے سے اندر داخل ہو اور دوسرے دروازے سے باہر نکل جائے اندازہ کیجیئے خیالات ایک عظیم پیغمبر شخصیت کے ہیں۔ جو ساڑھے نو سو سال تک اللہ کی راہ میں تبلیغ کرتے رہے اور ہم خود ہی عبرت کا خیال کریں تو مناسب ہوگا کیونکہ ہماری ٹوٹل عمر ڈاکٹروں کے مطابق پچاس سال سے زیادہ نہیں اُس میں کھانے پینے سونے کے اوقات میں شمار کریں تو پچیس سال رہ جاتے ہیں۔ اور ان پچیس سالوں میں بھی اتنے غم اور مصائب ہیں کہ اللہ کی پناہ وقت کی قدر میں ہی عافیت ہے

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

Marfat.com

دو کنارے

ہم دونوں کیسے مل سکتے تھے

وہ امیر تھے اور میں غریب اُن کے اور میرے درمیان
ظالم سماج کی آہنی دیواریں تھیں۔ وہ شہرت کے آسمان
کے چمکتے سورج اور میں پیاسی زمین کا ٹکڑا وہ حُسن کے درخشندہ
چاند تھے اور میں گم نامی کا مدھم ستارا
وہ سمندر کی طرح وسیع و عریض میں کنوئیں کی مانند محدود
ہم دونوں کیسے مل سکتے تھے کیوں کہ ہم سمندر کے دو کنارے
ہیں جو آپس میں جُڑے ہوئے ہونے کے باوجود کبھی بھی نہیں
مل سکتے

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سُوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

Marfat.com

نصیب و قتی

اے میرے پیارے میں تجھے حاصل نہیں کر سکا
یہ میری قسمت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے اپنے مقدر کی بات ہے کوئی جام بھر کر پیتا ہے اور
کوئی تشنہ لب رہتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لوگوں کو محبت ملتی ہے وہ محبت کی قدر نہیں کرتے
جو محبت کی قدر جانتے ہیں انکو محبت نہیں ملتی

دن اور رات کا آپس میں کوئی میل نہیں یہ کبھی نہیں ملتے
اور جب دن کو رات ملے تو دن غائب یعنی فنا ۔۔۔۔
اور جب رات دن کو ملے تو رات فنا ۔۔۔۔۔۔۔
کہیں ہمارا ملنا ہمیں بھی تباہ نہ کر دیتا ۔۔۔۔۔۔۔
اس لیے شاید قدرت نے ہمیں ملنے سے مجبور رکھا ۔۔

تقدیر بنانے والے تُو نے تو کمی نہ کی
پھر کس کو کیا ملا یہ مقدّر کی بات ہے

Marfat.com

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

ہمیں رسمِ دُنیا کے لیے شادی بیاہ کی تقریبوں میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ یہ ہماری سماجی مجبوری ہے۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ مثال کے طور پر محمد علی اپنے بھائی شرافت علی کی بیٹی کی شادی میں شریک ہوا اور اپنے بھائی کو کہتا ہے کہ بھائی یہ لو پانچ سو روپے (گھر دا گھر) یعنی برابر جو تم نے میرے بیٹے کی شادی پر دیئے تھے اور اب یہ لو (وادا) یعنی اضافہ پانچ سو روپے یعنی جو کسی کی شادی پر پہلے آتا ہے کم دیتا ہے۔ بعد میں آنے والا زیادہ دیکر اضافے کا اعلان کرتا ہے۔ اے بھولے انسان دنیا داری کے سارے اصول تو ہمیں آتے ہیں مگر کبھی غور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پانچ نمازیں (گھر دا گھر) یعنی برابر دی ہیں۔ تم نے کبھی نوافل کو تہجد اشراق، چاشت وغیرہ پڑھ کر (وادا) یعنی اضافہ کیا ہے

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

Marfat.com

اِمام کی فقاہت

کروڑوں مسلمانوں کے پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کسی بازار سے گزر رہے تھے۔ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور گندگی سارے بازار میں پھیلی ہوئی تھی۔ آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا بڑی تیزی کے ساتھ بازار سے گزر رہا ہے۔ آپ نے یہ سوچ کر کہ لڑکا گر نہ جائے۔ لڑکے کو آواز دے کر کہا اے بیٹے کیچڑ بہت زیادہ ہے۔ ذرا آہستہ چلو گر نہ جانا تو لڑکے نے جو آپ کی علمی حیثیت سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ کروڑوں مسلمان آپ کی فقہ پر عمل کرتے ہیں تو فوراً بولا یا حضرت! آپ میری فکر چھوڑیں۔ آپ خود سنبھل کر چلیں کیوں کہ اگر میں گر گیا تو اکیلا ہی گروں گا۔ اور اگر آپ گر گئے تو کروڑوں مسلمان بہک کر گریں گے۔ سبحان اللہ لڑکے نے کیا ایمان افروز جواب دیا۔ واقعی مقتدی کی غلطی صرف اُس کی غلطی ہوتی ہے اور اگر امام کو غلطی لگ جائے سارے نمازیوں کو سجدہ صاف یا دوبارہ نماز پڑھنی پڑتی ہے۔

میں بھی اُس قبیلے کا اک فرد ہوں ارشد
سر پیارا سر سے پیاری دستار مجھے

Marfat.com

یہ عالَمِ شوق کا دیکھا نہ جائے

ایک دن دوپہر کے وقت مجنوں نے
ایک کتے کو دیکھ کر اُس کے پاؤں چوُم لیے
تو لوگوں نے کہا اے پاگل انسان !
کتا تو پلید جانور ہے۔ تو اُس کے پاؤں کیوں چوُمے
تو مجنوں نے جواب دیا
اے لوگو تم صرف ظاہر پرست ہو
صرف سامنے کی چیز کو دیکھتے ہو تم لوگ یہ تو دیکھتے ہو کہ
کتے کے پاؤں پلید ہیں مگر یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ کتا میری
محبوب لیلیٰ کی گلی سے گزر کر آیا ہے تم لوگ کتے کے پاؤں دیکھتے
ہو اور میں اپنی لیلیٰ کی گلی

کچھ تو ہوتے ہیں محبت میں جُنوں کے آثار
اور کچھ لوگ یہ لوگ دیوانہ بنا دیتے ہیں

Marfat.com

امیری فقیری

وہ افسر کا بیٹا تھا۔ اس لیے جب اُس نے راہ چلتے اپنی کوٹھی کی بالکونی سے تمہارے اُوپر پیشاب کر دیا تھا تو تُم نے بڑی خندہ پیشانی سے کہا تھا بیٹا شی شو کر دیا ہے۔

اور چند دن قبل ایک غریب عورت کا بچہ جب تیزی سے پانی میں گزرا تو پانی کے چند قطرے تم پر گرے۔
تو تم نے سیخ پا ہو کر بچے کو حرامی کتا اور سؤر جیسے الفاظ سے نوازا تھا۔

کیا تم منافق تو نہیں ہو گئے۔ فرق صاف ظاہر ہے
امیر کا بچہ پیشاب کرے تو پیشاب جدید زبان میں شی شو ہو جاتا ہے اور غریب کا بچہ پانی بھی گرا دے تو حرامی پلے کا خطاب پاتا ہے یہ کیسا انصاف ہے

ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

Marfat.com

لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں

ہماری دنیا کا دستور ہے کہ جب کسی افسر کو اپنے ملازم سے کوئی کام ہو تو وہ اسے آواز دے کر پکارتا ہے۔ اگر ملازم اپنے افسر کے بلانے پر کام خوش دلی سے کرتا ہے جس مقصد کے لیے افسر اسے پکارتا ہے تو افسر بڑا خوش ہوتا ہے۔ اگر افسر اپنے ملازم کو بار بار پکارے اور وہ ملازم کان تک نہ دھرے تو وہ افسر نہ صرف ناراض ہو گا۔ بلکہ ملازم کو کھڑے کھڑے نوکری سے نکال دے گا۔

مالکِ حقیقی

ہم بھی اپنے مالک حقیقی کے بندے اور ملازم ہیں۔ ہمارا مالک بھی ہمیں ہر روز پانچ دفعہ اذان کے ذریعے پکارتا ہے کیا ہم اپنے مالک کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم
حق تعالے سے نہیں ڈرتے ہو تم

Marfat.com

غرور کا سر نیچا

اپنی نیکیوں پر فخر یا غرور مت کرو

شیطان نے دُنیا کے کونے کونے پہ عبادت کی ہر قدم پہ سجدہ
اور ہر ساعت شکرانہ ادا کیا لیکن جب اُس نے عبادت کے
غرور میں آکر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور حکمِ ربی
نہ مانا تو حق تعالیٰ نے اُس سے ،

قَالَ فَاخْرُجْ

ترجمہ : فرمایا پس نکل جا مردود ہو کر ، ، ، ، ، ، ،
کہہ دیا تو ہم کس باغ کی مُولی ہیں ۔ ہماری عبادتیں کیا ہیں ۔
اور ہمارا غرور کس کام کا غرور مٹانے کا بہترین طریقہ نماز ہے
نماز انسان کو عاجزی و انکساری سکھاتی ہے
امانت و دیانت کا سبق دیتی ہے

سبق پھر پڑھ امانت کا دیانت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا

Marfat.com

غلط کی غلطی

علامہ اقبال جب اپنے بچپن کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے ایک دفعہ املاء لکھتے وقت لفظ غلط کو (غ ل ط) غلط کی بجائے (غ ل ت) غلط لکھا۔ تو اُستاد نے ٹوکا کہ تم نے لفظ غلط کو غلط کیوں لکھا۔ تو علامہ اقبال نے جواب دیا
اُستاد محترم غلط کو غلط ہی لکھنا چاہیئے۔
ہم بچوں کو ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر سخت سے سخت سزا دیتے ہیں
ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کبھی ہم خود بھی بچے تھے اور پتہ نہیں خود کتنی شرارتیں کرتے تھے

نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھتے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اُوپر چڑھتے ہیں

Marfat.com

بچھّو کی فطرت

نیک فطرت

کسی بزرگ نے ایک بچھو کو دریا میں ڈوبتے دیکھا
تو ہاتھ بڑھا کر بچھو کو ڈوبتے سے بچالیا
تھوڑی دیر کے بعد اُس بزرگ دانا کو بچھّو نے ڈنگ مار دیا۔

بزرگ نے بڑی تکلیف محسوس کی اور کہا
میں نے تم پر احسان کیا اور تم نے مجھ سے برائی کی
بچھو ہنس پڑا اور کہنے لگا اے بزرگ دانا میں ڈنگ ضرور ماروں گا۔ کیونکہ یہ میری فطرت ہے

اے دوست!
تم بچھّو کیوں بنتے ہو جس کو مرنے سے بچایا جائے
تو پھر بھی ڈنگ مارنے سے باز نہیں آتا تم انسان بنو
نیک فطرت انسان گو کہ اس کام میں محنت زیادہ لگتی ہے
مگر انسان کا اقبال اسی سے بلند ہوتا ہے۔

وہ تصوّر میں رہتے ہیں میرے
کیسے کہہ دوں کہ دیکھا نہیں ہے

Marfat.com

عشق کے بندے ہیں

امام فلسفہ

حضرت مختار شاہ فرماتے ہیں:

عاشق کو نیند کیوں نہیں آتی۔ اس لیے کہ جب وہ اپنے گھر (یعنی) آنکھوں میں غیر یعنی محبوب کو دیکھتی ہے تو واپس چلی جاتی ہے۔

لیکن میں شاہ صاحب کی بات کو بڑھاتے ہوتے کہتا ہوں:

عشق میں نیند کا خیال کسے
نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی

Marfat.com

تاج محل

تاج محل ایک محبت کا اپنے محبوب کو سب سے انمول تحفہ
تاج محل عاشقوں کی جنت محبتوں اور چاہتوں کا خزانہ
تاج محل ترکی اور ایرانی ہنرمندی کا منہ بولتا ثبوت ہے
تاج محل مسلمانوں کی عظمت کا جیتا جاگتا شاہکار
تاج محل وہ خوبصورت ترین عمارت کہ وائٹ ہاؤس میں رہنے والی امریکہ کے صدر کینیڈی کی بیوی یہ کہنے پر مجبور ہو گئی کہ جناب صدر اگر آپ میرے مرنے کے بعد .... تاج محل جیسی عمارت بنا دیں گے تو میں ابھی مرنے کو تیار ہوں ....

اے دوست!

دنیا ایک سرائے ہے یہاں کوئی آتا ہے ...... اور کوئی جاتا ہے مگر اس دنیا میں جب تک یہ حسین تاج محل باقی رہے گا۔ شہنشاہ شاہ جہاں کی ممتاز محل سے ابدی محبتوں کا ثبوت ملتا رہے گا۔

اک شہنشاہ نے بنوا کے یہ حسیں تاج محل
ہم غریبوں کو محبت کی نشانی دی ہے

Marfat.com

بخشش

محسنِ کائنات نے فرمایا ایک بدکار عورت نے اپنی اوڑھنی سے ڈول باندھ کر کنویں سے پانی نکالا اور انتہائی پیاسے کتے کو جو پیاس سے نڈھال ہو کر زبان نکالے کھڑا تھا۔ اُس کو پانی پلا دیا تو اللہ تعالیٰ کو اِس بُری عورت کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس فاحشہ عورت کو بخش دیا۔

سُبحان اللہ ایک چھوٹی سی نیکی سے ایک بدکار عورت جنت کی مستحق ہو سکتی ہے تو ہم بھی صغیرہ کبیرہ نیکیاں کر کے اللہ کی رحمت کے حقدار بن سکتے ہیں۔

نہیں نکما کوئی بھی اِس زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

Marfat.com

جب عشق سکھاتا ہے

چشمِ تصور سے آج ایک نیا تماشہ دیکھیئے کہ بارش ہو رہی ہے اور بازار سے ایک مردِ درویش پھٹے پرانے کپڑے بظاہر بدحالی کا منہ بولتا ثبوت مگر دل غیرتِ ایمانی سے لبریز خدا کا سچا دوست درویش بازار سے بڑی بے نیازی سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک طوائف اپنے بدمعاش ساتھی کے ساتھ زرق برق لباس میں گزری جیسے ہی وہ عیاش جوڑا درویش کے پاس سے گزرا تو بارش کے سبب چند کیچڑ کے قطرے اُس درویش کی بے نیازی کی وجہ سے اُس طوائف کے کپڑوں پر گرے تو طوائف اور اُس کے اوباش یار کو بڑا غصہ آیا اُس نے درویش کے مُنہ پر دو تین تھپڑ مارے درویش کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُس نے آسمان کی طرف دیکھا اور خدا کو یاد کرتے ہوئے آگے بڑھا ہی تھا کہ یک دم لوگوں کا شور ہوا کہ جس بدمعاش نے فقیر کو بے گناہ مارا تھا وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا ہے۔ لوگوں نے درویش کو پکڑ لیا۔ اتفاق سے ادھر سے قاضئ وقت گزرا تو قاضی نے درویش سے کہا تم نے اُس آدمی کو کیوں مارا تو درویش نے بڑا علمی جواب دیا کہ قاضی صاحب کسی بھی دوست کو تکلیف ہو تو دوسرے سچے دوست کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آپ خود انصاف کیجیئے۔ اُس طوائف کے کپڑوں پر کیچڑ لگا تو اُس کے دوست کو تکلیف ہوئی تو اُس نے مجھے مارا اور مجھے تھپڑوں سے جو تکلیف ہوئی وہ میرے دوست کو گوارہ نہ ہوئی تو اُس نے اُسے تھپڑ مار دیا اور یہ الگ بات کہ اُس بدمعاش کے

Marfat.com

تھپڑ کو میں تو سہہ گیا مگر میرے دوست (اللہ) کے تھپڑ کو وہ بدمعاش نہ سہہ سکا اور مر گیا۔ قاضی نے یہ جواب سن کر اُس مردِ درویش کو چھوڑ دیا۔

نہ خسروی میں نہ دولت میں نہ سپاہ میں ہے
جو بات قلندر کی بارگاہ میں ہے

Marfat.com

احساس مروّت

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میاں تم اتنے کمزور کیوں ہوتے جا رہے ہو میں لوگوں کو کیا جواب دوں وہ خود کیوں نہیں سمجھتے کہ عشق ایک ایسی بیماری ہے جو جسے بھی لگ جائے اُسے کسی کام کا نہیں رہنے دیتی یہ بیماری بھوک پیاس اور رشتے داروں کے تعلق دوست احباب کے معاملے سب کچھ ختم کر دیتی ہے یعنی کسی کام جوگا نہیں چھوڑتی اس عشق کا معاملہ سب سے الگ ہے۔ یہ جسے لگ جائے وہ حضرت بلالؓ کی طرح جلتے کوئلوں پر لیٹ کر اُحد احد کرتا ہے۔ حضرت اویس قرنی کی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دانت ٹوٹنے پر اپنے سارے دانت توڑ لیتا ہے۔ حضرت منصور کی طرح اَنا الحق کا نعرہ لگا کر سُولی پر چپ چاپ چڑھ جاتا ہے۔ غازی علم دین شہید کی طرح پھانسی تو پا لیتا ہے مگر حضور کے دامنِ محبت سے انکاری کا تصور نہیں کرتا عشاق ازل سے لے کر ابد تک محبوبوں پر قربان ہوتے آئے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے اس سبب میری کمزوری کا سبب نہ پوچھو میری بھوک پیاس تو اُسی وقت اُڑ جاتی ہے۔ جب کسی غریب کو تین دن کا بھوکا پیاسا دیکھتا ہوں۔ مجھے اپنے دوست یاد نہیں رہتے جب میں پانچ چھ سال کے بچے کو کام کرتے دیکھتا ہوں۔ مجھے اپنے رشتے دار بھول جاتے ہیں جب کسی عورت یا لڑکی کو بھرے بازار میں حریص نظروں کے سنائے میں سودا بیچتے دیکھتا ہوں۔ ۔۔۔۔۔

میرے احساس نے غربت کی کہانی لکھی
کسی مزدور کو جب کام پہ جاتے دیکھا

میاں امجد علی امجد کی مشہور کتاب «بات پہ بات»

Marfat.com

عجیب فلسفہ

کشمیر کا مشہور شاعر عبد الغنی بڑا عظیم الشان تھا
وہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتا تھا تو

دروازہ بند کر لیتا تھا اور جب باہر نکلتا تو دروازہ کھلا چھوڑ دیتا تھا لوگوں نے کہا اے مردِ درویش شاعر ہمیں یہ معاملہ سمجھ نہیں آیا۔ کہ جب تم گھر کے اندر ہوتے ہو تو دروازہ بند کرتے ہو اور گھر سے نکلتے ہو تو دروازہ کُھلا چھوڑ دیتے ہو۔ یہ اُلٹا معاملہ کیوں ہے تو اُس عظیم انسان نے جواب دیا کہ اس گھر کی سب سے قیمتی چیز تو میں خود ہوں۔
اس لیے جب گھر ہوتا ہوں تو دروازہ بند کر لیتا ہوں
کیونکہ اگر میں محفوظ نہیں تو گھر کس کام کا
مکین سے مکان کی عزت ہوتی ہے نہ کہ مکان سے مکین کی
بقولِ غالب

ہر اک مکان کو مکیں سے حاصل ہے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اُداس ہے

Marfat.com

لیلیٰ یا لا الٰہ

کسی مسجد میں قیس عُرف مجنوں نماز پڑھنے گیا تو نماز کے بعد تسبیح پر اللہ اللہ کرنے کی بجائے لیلیٰ لیلیٰ پڑھنے لگا۔

تو دوسرے آدمیوں نے کہا اے پاگل انسان !

یہ کیا اللہ کے نام کی بجائے لیلیٰ لیلیٰ پکار رہے ہو کیوں کافر بنتے ہو تو مجنوں نے بڑا خوبصورت جواب دیا۔

اے دنیا والو تم عشق کو کیا سمجھو

کیونکہ تم جسے لیلیٰ کہتے ہو وہ اصل میں لیلیٰ نہیں وہ لاالٰہ ہے۔

زباں نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

عِلموں بس کریں او یار

اے علم والو!
اپنے علم پر تکبر نہ کرو بلکہ عاجزی اختیار کرو۔ شیطان کتنا
علم والا تھا مگر اپنے تکبر کی وجہ سے مارا گیا یاد رکھو پھل
اُسی درخت کو لگتا ہے جو جھکا ہوا ہو۔
جاہل انسان شور مچاتا ہے اور اعلیٰ ظرف انسان خاموش
رہتا ہے۔
ڈھول اندر سے خالی ہوتا ہے اس لیے اس کا شور
زیادہ ہوتا ہے

کہہ رہا ہے جوشِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

Marfat.com

مرعوب اور مرغوب

وہ میرا محبوب ہے۔ سارے زمانے کو اس بات کی خبر ہے مگر اس کی عادتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ کیوں کہ جس بات کی خبر سارے زمانے کو ہے۔ میرا محبوب نہیں جانتا اب میں اپنے سادہ لوح محبوب کو کیسے سمجھاؤں کس طرح سمجھاؤں کہ مرعوب کبھی مرغوب نہیں ہوتا یعنی جس سے محبت کی جائے وہ رعب تلے نہیں آتا۔ کیوں کہ یہ بات سورج کی طرح روشن ہے مسجد میں رہنے والا طالب علم مسجد کے آداب کا کچھ خیال نہیں رکھتا۔ مندر میں رہنے والی بلی بھگوان سے نہیں ڈرتی پھر میرا اور اس کا کیسے نباہ ہو سکتا تھا۔

پتّا پتّا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

Marfat.com

غمِ عشق گر نہ ہوتا غمِ روزگار ہوتا

اے میرے دوست تو گھبراتا کیوں ہے
مشکلیں اور مسائل۔ تو زندگی کا حصہ ہیں
زندگی غم کا دریا ہے اور خوشیوں کی لہر بھی
زندگی مسرتوں کا جام ہے اور غموں کی لہر بھی
اے میرے دوست گھبرا مت ہم اور تم ہی نہیں
بلکہ ساری دنیا ہی اس چکر میں گرفتار ہے
کسی کو دولت کا رونا ہے
کسی کو عورت کا
کسی کو اولاد کا رونا ہے
تو کسی کو محبت کا

اور رونا کیوں نہ ہو جب حضرت آدم کو بنایا گیا تو آپ کے جسم پر اُنتالیس دن غموں کی بارش ہوئی اور صرف ایک دن خوشی کی بارش برسائی گئی اب خود ہی اندازہ لگالے کہ اُنتالیس دن غم کے زیادہ ہیں یا پھر خوشی کا مختصر ترین ایک دن زیادہ ہے۔

اے میرے ہمراز دوست سلسلے تو اسی طرح بگڑتے اور بنتے رہتے ہیں
زندگی میں جب غم ہی غم ہوں تو ہنس کر دن گزارنا بہادری ہے
اب تو گھبرا کے یہی کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کر بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

Marfat.com

خضرِ راہ

اپنے حصے کی جتنی مسکراہٹیں ہیں۔ سمیٹ لو باغ سے خوشبو آ رہی ہو تو سارے پھول نہیں توڑ لینے چاہیئے اپنے حصے کے پھول اور خوشیاں اپنے دامن میں بھر لو دُوسروں کے حصے کی خوشیاں دوسروں کو مبارک۔ ایثار اپنا لو بالکل سیدھا راستہ پھر کبھی بھی ٹھوکر نہیں لگے گی۔ محبت میں صرف محبوب کی خاطر ساری دنیا چھوڑنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دنیا چھوڑنی ہے تو محبوب حقیقی، خدا کی خاطر چھوڑ

چھوڑ دے ساری دنیا کسی کے لیے
یہ مناسب نہیں آدمی کے لیے
پیار سے بھی ضروری کئی کام ہیں
پیار سب کچھ نہیں زندگی کے لیے

Marfat.com

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

مشہور شاعر ناصر کاظمی سے کسی شخص نے سوال کیا کہ عاشق کو نیند کیوں نہیں آتی تو کاظمی صاحب نے کہا بھلے آدمی جب کسی عام آدمی کی آنکھ میں چھوٹا سا تنکا چبھ جائے تو وہ بے چین ہو کے ساری ساری رات نہیں سوتا اور درد سے کراہتا رہتا ہے۔ تو عاشق کی آنکھ میں تو سالم محبوب سمایا ہوتا ہے تو وہ بھلا کیسے سو سکتا ہے۔

بقول غالب

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

Marfat.com

مدہوشیاں

اے نشے میں مدہوش اور بدمست رہنے والے نشے میں مگن ہو کر اپنے آپ اور دنیا کو بھولنے والے نشہ تو روٹی کا بھی ہوتا ہے۔ رزقِ حلال کی کھا۔

نشہ تو جوانی کا بھی ہوتا ہے۔ اپنی جوانی کو کنٹرول کر

نشہ تو دولت کا بھی ہوتا ہے۔ اس لیے غرور نہ کر

نشہ کرنا ہے تو عشقِ الٰہی کا کر دیکھنا کیا لطف ہے

نشہ کرنا ہے تو عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کرو زندگی سنور جائے گی۔

دیکھ اے شیخ دخترِ رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں یہ ظالم منہ سے لگی ہوئی

Marfat.com

مقامِ عبرت

کوئی کُتا اگر کسی مالک کو چھوڑ کر تمہارے پاس آتے تو تم زیادہ خوش نہ ہو۔ بلکہ یہ مقامِ عبرت ہے۔ تم ایک کام ضروری کرو کہ فوراً کتے کو وہاں سے بھگا دو۔ چاہے لاٹھی سے، چاہے دھتکار کر، کیوں کہ اس کتے میں وفاداری کا مادہ نہیں۔ یہ آج پُرانے مالک کو چھوڑ کر آیا ہے۔ کل تمہیں بھی چھوڑ دے گا۔ انسان اور کتا اگر وفادار نہیں تو اُسے اپنے پاس رکھنے کا کوئی جواز نہیں اچھی طرح پرکھ لو۔

کہہ رہا ہوں میں جو تم کو غور سے سنو میاں
ہے نصیحت کام کی محروم اس سے مت گزر

Marfat.com

حُسنِ عمل کی زِندگی

پوری دُنیا میں جہاں کہیں بھی کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ بچہ دنیا میں روتا ہوا آتا ہے۔ اور سب عزیز گھر والے مسکراتے ہیں۔

اے پیارے دوست تم اپنے اندر ایسی خوبیاں اور نیکیاں پیدا کرلو کہ جس سے سارے زمانے کا فائدہ ہو کہ جب تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ تو ساری دُنیا رو رہی ہو اور تم کفن کی اوٹ سے دھیرے سے مسکرا رہے ہوں!

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے کہ

طفل می لرزد زنیشِ احتجام
مادرِ شفق درآں غم شادکام
جیئو تو ایسے جیئو کہ زمانہ تجھے سلام کرے
مرد تو ایسے مرد کہ ہر کوئی احترام کرے

Marfat.com

جُگ جُگ جیئے میرا پیارا وطن

پاکستان ہمارا پیارا اور عظیم وطن عزیز جس کی بنیاد
میں ہمارے آباؤ اجداد کا خون ہے۔ لاکھوں ماؤں بہنوں
بھائیوں کی قربانیوں کا بے مثل پھل ہے

میرے پیارے ہم وطنو!
یہ سبق ہمیشہ یاد رکھنا کہ اپنی صفوں میں کبھی غدار پیدا نہ ہونے
دینا۔ مسلمان ہمیشہ اپنوں کی غداری کی وجہ سے تباہ ہوا۔

یاد رکھو!
لوہے کا کلہاڑا اس وقت تک لکڑی نہیں کاٹتا جب
تک لکڑی کا دستہ اس کے ساتھ نہ لگا ہو۔

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رُخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

خودی اور آگاہی

اے مردِ حق پرست اپنے آپ کو پہچان
اپنی پہچان بھی رکھ اور دوسروں کو بھی پرکھ
فقیری کے روپ میں زمانے کی چال اور تماشا دیکھ،
دنیا میں گم نہ ہو بلکہ دنیا کو اپنے اندر گم کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بظاہر خوش دلی سے بات کرنے والا ضروری نہیں تمہارا دوست ہی ہو کیوں کہ سارے پتھر ہیرے اور ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بہت سے نیک نظر آنے والے انسانوں کی بغل میں چھری بھی ہو سکتی ہے اور بہت سے شیطان ہیں جو لباسِ خضر میں نظر آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فراز
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

Marfat.com

سُوئے دار

ساری دُنیا محبت محبت کرتی ہے
مگر محبت کرنا کِسے آتا ہے
سب جھُوٹے دعوے کرتے ہیں
مگر جو لوگ محبت کرتے ہیں
ان کے رنگ نرالے ہوتے ہیں
وہ چُپ چاپ سُولی پر چڑھ جاتے ہیں
مگر اپنے ہونٹوں کو سی لیتے ہیں
دُنیا کو اُس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ دُنیا سے ناطہ توڑ جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
یہی لوگ محبت کے دعوے میں سچے ہیں
اور دنیا میں اپنا نام تابندہ کر جاتے ہیں
وگرنہ ...... آج کل تو .... یہی خیال ہے کہ
یہی بہت ہے کہ قائم رہے وفا کا بھرم
کوئی کسی کا ہوا بھی ہے عمر بھر کے لیے

Marfat.com

دِل تو پاگل ہے

میرا دِل بچّے کی ضد کی طرح ہے
یہ کسی بھی حسین چیز کو دیکھ کر ضد کرتا ہے کہ یہی لینی ہے چاہے وہ چیز اپنی ہو یا نہ ہو یہ دل کسی ضدی بچّے کی طرح ہے جو بازار میں کھلونا دیکھ کر مچل جاتا ہے۔ پھر ایک ہی تکرار کرتا ہے کہ مجھے کھلونا چاہیئے۔
میرا دل بچّے کی ضد کی طرح ہے جو چاند کو کھیلنے کے لیے مانگتا ہے، بھلا چاند بھی کسی کو مِلا ہے؟

جگنو کو دن کے وقت پکڑنے کی ضد کریں
بچّے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے

Marfat.com

حقیر سی نیکی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ ایک فقیر کو انگور کے چند دانے خیرات میں دیئے اتنی تھوڑی خیرات ملنے پر اُس فقیر نے وہ انگور کے دانے واپس کرنے چاہے تو اُم المومنین نے فرمایا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی

فمن یعمل مثقال ذرۃٍ خیرًا یرہ

جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی ضائع نہیں کی جائے گی یہ آیت سن کر اُس فقیر نے شرمندہ ہو کر انگور شکریہ کے ساتھ لے لیے۔

اے پیارے مہربان کسی نیکی کو حقیر مت جانو اگر چھوٹی سی نیکی یعنی کتے کو پانی پلانے سے طوائف عورت بخشی جا سکتی ہے۔ تو ہم بھی چھوٹی چھوٹی نیکیاں کر کے نیکیوں کا پہاڑ بنا سکتے ہیں۔

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مُدعا کیا ہے

ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے

میاں امجد علی امجد کی مشہور کتاب «بات پہ بات»

Marfat.com

شاہسوارِ کربلا

اے میرے خدا اے میرے عظیم اور کریم خدا ،،،، اول سے لے کر آخر تک ابتدا سے انتہا تک کائنات کی ہر چیز میں تو ہی تو ہے ہر طرف تیرا ہی جلوہ ہے ،، اے خدا تو ازل سے لے کر ابد تک ہم نادان انسانوں کی حماقتوں نادانیوں کی طویل فہرست دیکھتا آرہا ہے۔ ہم گنہگار انسانوں کی قربانیوں کو دیکھ کر مسکراتا ہوگا۔ مگر اُس وقت تو تیری آنکھیں بھیگ گئی ہونگی۔ جب" کربلا کے میدان" میں امام حسین نے اپنی اور بہتر رفقاء کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہوگا۔ ، ، ، ، ، ، ، ، ، ، ،

علی کا گھر بھی کیا گھر ہے جس گھر کا ہر اک بچہ
جسے دیکھو وہی شیرِ خدا معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

دِل جلے

دانائے روزگار مولانا رومؒ نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کی یا اللہ! میری ہستی سوزِ عشق سے خالی ہے میری ملاقات کسی دل جلے سے عاشق سے کرا دیں جو تیرے عشق میں کندن بن گیا ہو اللہ تعالیٰ نے مولانا روم کی دُعا قبول کی اور پیکرِ عشق حضرت شمس تبریز تشریف لائے اُس وقت مولانا روم حوض کے کنارے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں پڑھ رہے تھے شاہ شمس تبریز نے آتے ہی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا یہ کیا ہے تو مولانا روم نے حضرت شمس تبریزی کو نہ پہچانا کہ یہ وہی دل جلے ہیں جن کی میں دُعائیں کرتا تھا بلکہ اِن کا پھٹا پرانا لباس دیکھ کر بڑی بے نیازی سے جواب دیا۔

ایں چیزے دیگرے است

یہ وہ ہے جو تم نہیں جانتے

یعنی تم کتابوں کا کیا پوچھتے ہو جب کہ تم کو اس کا علم ہی نہیں یہ طنزیہ جواب سن کر حضرت شمس تبریز نے غصے سے کتابیں اٹھائیں اور پانی کے حوض میں پھینک دیں تو مولانا روم نے اپنا سر پکڑ لیا کیوں کہ پہلے زمانے میں کتابیں بڑی محنت اور عرق ریزی سے ہاتھ سے لکھ کر تیار کرتے تھے۔ مولانا روم کی حد درجہ پریشانی کو دیکھ کر حضرت شمس تبریزی نے مسکرا کر پانی کے حوض میں اپنے ہاتھ سے کتابیں بالکل خشک نکال دیں، کتابیں خشک دیکھ کر مولانا روم شدید حیران ہوئے اور کہا

Marfat.com

حضرت یہ کیا ہے تو حضرت شمس تبریزی نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا۔

این چیزے دیگر است

یعنی یہ وہ علم ہے جو تم نہیں جانتے

تو مولانا روم سجدے میں گر کر اللہ تعالٰی کے مشکور ہوئے کہ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مرشد برحق حضرت شمس تبریزی سے ملاقات کرا دی۔

Marfat.com

آتشِ محبت

محبت ایسی آگ ہے جو لگائے نہیں لگتی محبت ایسی آگ ہے ۔۔۔ جو بجائے نہیں بجھتی یہ آگ آدمی خود لگانا چاہے تو نہیں لگتی بلکہ خود بخود کسی آفاقی جذبے کیطرح انسان کو اندر ہی اندر سے دیمک کیطرح لگ جاتی ہے۔۔۔

اورانسان کو کھوکھلا کر کے کسی کام کا نہیں رہنے دیتی ۔۔۔ محبت انسان خود نہیں کرتا بلکہ محبت ہو جاتی ہے۔۔۔

یہ بے اختیاری کا عمل ہے۔۔۔ بڑے بڑے دانا اور جینئس انسان۔۔۔ اس آگ کی لپیٹ میں آکر عقل وخرد سے بیگانے ہو جاتے ہیں۔۔۔

اے میرے دوست۔۔۔۔۔

﴿تم نے کسی کی جان کو جاتے دیکھا ہے﴾

﴿وہ دیکھو مجھ سے رُوٹھ کر میری جان جا رہی ہے﴾

Marfat.com

نگاہِ ناز

میرے محبوب کی مرضی ہے کہ میں غمگین اور پریشان ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر میرے محبوب کی یہی مرضی ہے تو میں خوش ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو نگاہِ یار میں آئے۔۔۔۔۔جو پیا کو بھائے وہی سہاگن۔۔۔۔۔۔

کیونکہ جب کوئی خریدار بازار سے سودا یا برتن وغیرہ خریدتا ہے تو ٹھوک بجا کر دیکھتا ہے کہ سودا کہیں خراب تو نہیں کہ۔۔۔۔۔برتن کہیں کچا تو نہیں۔۔۔اسی طرح میرا محبوب اللہ تعالیٰ بھی۔۔۔اپنے بندوں کو ٹھوک بجا کر اچھی طرح دیکھتا ہے کہ۔۔۔۔میرا بنایا ہوا برتن۔۔ انسان میرے عشق میں کہیں کچا تو نہیں۔۔۔۔۔۔

﴿یہ کسی رشکِ مسیحا کا مکان ہے　　زمین جسکی چہارم آسمان ہے﴾

﴿تکلف سے بری ہے حسن ذاتی　　قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے﴾

Marfat.com

تڑپ

کچھ لوگ ہمیں دل کی گہرائیوں سے اچھے لگتے ہیں آنکھیں انہیں دیکھ کر چمکنے لگتی ہیں دل دیوانہ وار بے ساختہ کیوں خوش ہوتا ہے کہ وہ قریب تر ہو جائیں اُنسے پیار کرنے کیلئے دل کیوں تڑپ اُٹھتا ہے آخر ان میں کونسی خوبیاں پنہاں ہوتی ہیں کہ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو آنکھوں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے دل بے چین بے قرار اور اداس ہو جاتا ہے دل کی اُداسی اِتنی بڑھتی ہے کہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا دل کی تڑپ ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے کاش کوئی یہ بتا دے یہ کیوں ہوتا ہے آخر اس جذبے کو کیا نام دیا جائے ، ، ، ، ، ، ، ، ،

﴿جانے اس شخص کو کیسا ہنر آتا ہے﴾
﴿شام ہوتی ہے تو آنکھوں میں اُتر آتا ہے﴾

Marfat.com

یہ دنیا یہ محفل میرے کام کی نہیں

اے میرے پیارے اللہ اے کائنات کے عظیم خالق

جب تماری اس خوبصورت سی دنیا سے

پیار۔۔۔۔عشق۔۔۔۔اور محبت۔۔۔ختم ہو

جائے گی

تو کیا یہ دنیا رہنے کے قابل رہ جائیگی

﴿محبت کے دم سے یہ دنیا حسین ہے

محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے﴾

Marfat.com

اے عشق ہمیں معاف کرنا

ہم بزدل اور نکمے نکلے ہم سابقہ عاشقوں

مجنوں فرہاد

مِرزا پُنّوں

رومیو کی طرح

اپنی جانوں کا نذرانہ

تمہاری بارگاہ میں پیش نہ کر سکے

اے عشق ہمیں معاف کرنا ہماری گستاخی کو نظر انداز کرنا

﴿محبت اب نہیں ہو گی یہ کچھ دن بعد میں ہو گی﴾

﴿گزر جائیں گے جب یہ دن یہ اُنکی یاد میں ہو گی﴾

Marfat.com

اے مردِ مجاہد جاگ ذرا

اے دنیا کی فکر میں ڈوبے ہوئے انسان غافل کیوں ہے۔۔۔

اُٹھ اور فرہاد کی طرح شریں کیلئے دودھ کی نہر نکال۔۔۔۔۔

مجنوں کی طرح پتھر کھا اور لیلیٰ لیلیٰ پکار۔۔۔۔

تیر کمان لیکر میدان میں آکر صاحباں کو اپنے مرزا کا انتظار ہے۔۔۔۔

رانجے کی طرح بانسری کی دل نواز لے سے ہیر کے دل کو دوبارہ جیت۔۔۔

سسی اور پنوں کے محبت نواز اور درد انگیز قصے کو دہرا۔۔۔۔

اُٹھ اور دنیا کے دلوں کے دامنِ چاک چاک کو رفو کر۔۔۔۔

شاہین بن کر اپنی پرواز بلند رکھ۔۔۔۔۔۔ اپنی سوچ مثبت رکھ۔۔۔

تم امجد کی بات کو غور سے سنو اور سمجھو۔۔۔۔

کیوں کے انسان کی اعلیٰ سوچ ہی ہے جو اسے تختِ سلمانی تک لے گئی۔۔۔

دو سو گدھے مل کر بھی ایک انسان کی طرح نہیں سوچ سکتے۔۔۔۔۔۔۔

﴿اندازِ بیاں اگرچہ میرا شوخ نہیں ہے﴾

﴿شائد کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات﴾

Marfat.com

تو جانِ آرزو ہے میری

ہر چیز کی ایک جان ہوتی ہے---------

اور اس جہاں کی جان ہے

انسان----------

اور انسان کی جان ہے ایمان----------

اور ایمان کی جان ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم----------

﴿اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ﴾

﴿اُن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ﴾

﴿قرآن یہ کہتا ہے کہ ان سا نہیں کوئی﴾

﴿ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ﴾

Marfat.com

کامل انسان

ایک آدمی کافی دیر تک ایک بازار کی نکڑ پر کھڑا تھا اور ہر آتے جاتے آدمی کو دیکھتا تھا جب کافی دیر وہ ادھر ہی کھڑا رہا ایک تو ایک فلسفی ادھر سے گزرا تو اس نے پوچھا کہ اے بھلے آدمی یہاں کس لیے کھڑے ہو تو وہ آدمی بولا کسی انسان کی تلاش کر رہا ہوں تو وہ فلسفی بولا پھر تو تمہارا قیام کافی طویل ہوگا کیونکہ فی زمانہ کسی کامل انسان کا ملنا بے حد دشوار ہو گیا ہے۔

اے غافل انسان تو کسی انسان کو کیوں ڈھونڈتا ہے تو خود کامل انسان کیوں نہیں بنتا خدا کو ادھر ادھر تلاش کرنے والو خدا تو خود کسی کامل انسان کی تلاش میں ہے

عبث ہے شکوۂ تقدیر یزداں تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں

Marfat.com

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

ایک دفعہ خالق کائنات اللہ تعالیٰ نے اپنی حسین ترین اور ساری دنیا سے پُر سکون جگہ جسے اہلِ دنیا جنت کہتی ہے جہاں ساری دنیا سے بڑھ کر آرام سکون اور ہر چیز جسکی آرزو کی جائے مل جاتی ہے جس میں بسنے والوں سے نے ایک سوال کیا کہ اے جنت میں بسنے والوں بتاؤ میری جنت میں کس چیز کی کمی ہے تو اکثر اہلِ جنت کہیں گے یا اللہ تیری جنت میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں مگر شہیدوں کا گروپ فوراً بول اٹھے گا کہ یا اللہ تیری جنت میں سب کچھ ہے مگر مگر ایک چیز ایسی ہے وہ تیری جنت میں نہیں تو اللہ تعالیٰ کہیں گے اے شہیدو" بتاؤ کس چیز کی کمی ہے تو شہید بولیں گے یا اللہ تو ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج ہم وہاں جا کر تیرے دشمنوں سے لڑیں گے اور لڑتے لڑتے تیری راہ میں شہید ہو جائیں گے اے اللہ تیری راہ میں گردن کٹانے کا جو مزہ ہے وہ تیری جنت میں بھی نہیں

﴿جب تک نہ جلیں دیپ شہیدوں کے لہو سے کہتے ہیں کہ جنت میں چراغاں نہیں ہوتا﴾

Marfat.com

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ

وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ؕ

Marfat.com

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنٌ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ
فَاِنَّ اَبِىْ وَوَالِدَتِىْ وَعِرْضِىْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِىْ
وَلٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِىْ بِمُحَمَّدٍ

میاں امجد علی امجد کی مشہور کتاب «بات پہ بات»

Marfat.com

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

اَلصُّبحُ بَدَا مِن طَلعَتِہٖ وَاللَّیلُ دَجیٰ مِن وَفرَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

جِبرِیلُ اَتیٰ لَیلَۃَ اَسریٰ وَالرَّبُّ دَعَا فِی حَضرَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

فَاقَ الرُّسُلَا فَضلًا وَّعُلًا اَہدَی السُّبُلَا لِدَلَالَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

کَنزُ الکَرَمِ مَولَی النِّعَمِ ہَادِی الاُمَمِ لِشَرِیعَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

اَزکَی النَّسَبِ اَعلَی الحَسَبِ کُلُّ العَرَبِ فِی خِدمَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الحَجَرُ شُقَّ القَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

Marfat.com

میاں امجد علی کی کتاب [illegible] کی بڑی باتیں کی تقریب رونمائی میں ایس ایس پی اسلام آباد
جناب ناصر خان درانی عزت مآب صاحبزادہ حفیظ البرکات ، صاحبزادہ میجر محمد ابراہیم شاہ صاحب

Marfat.com

Marfat.com

میاں امجد علی کی کتاب بڑے لوگوں کی بڑی باتیں کی تقریب رونمائی میں ایس ایس پی اسلام آباد
جناب ناصر [illegible] مآب صاحبزادہ [illegible] البرکات شاہ صاحبزادہ میجر محمد ابراہیم شاہ صاحب۔ ممتاز شاعر امجد

Marfat.com

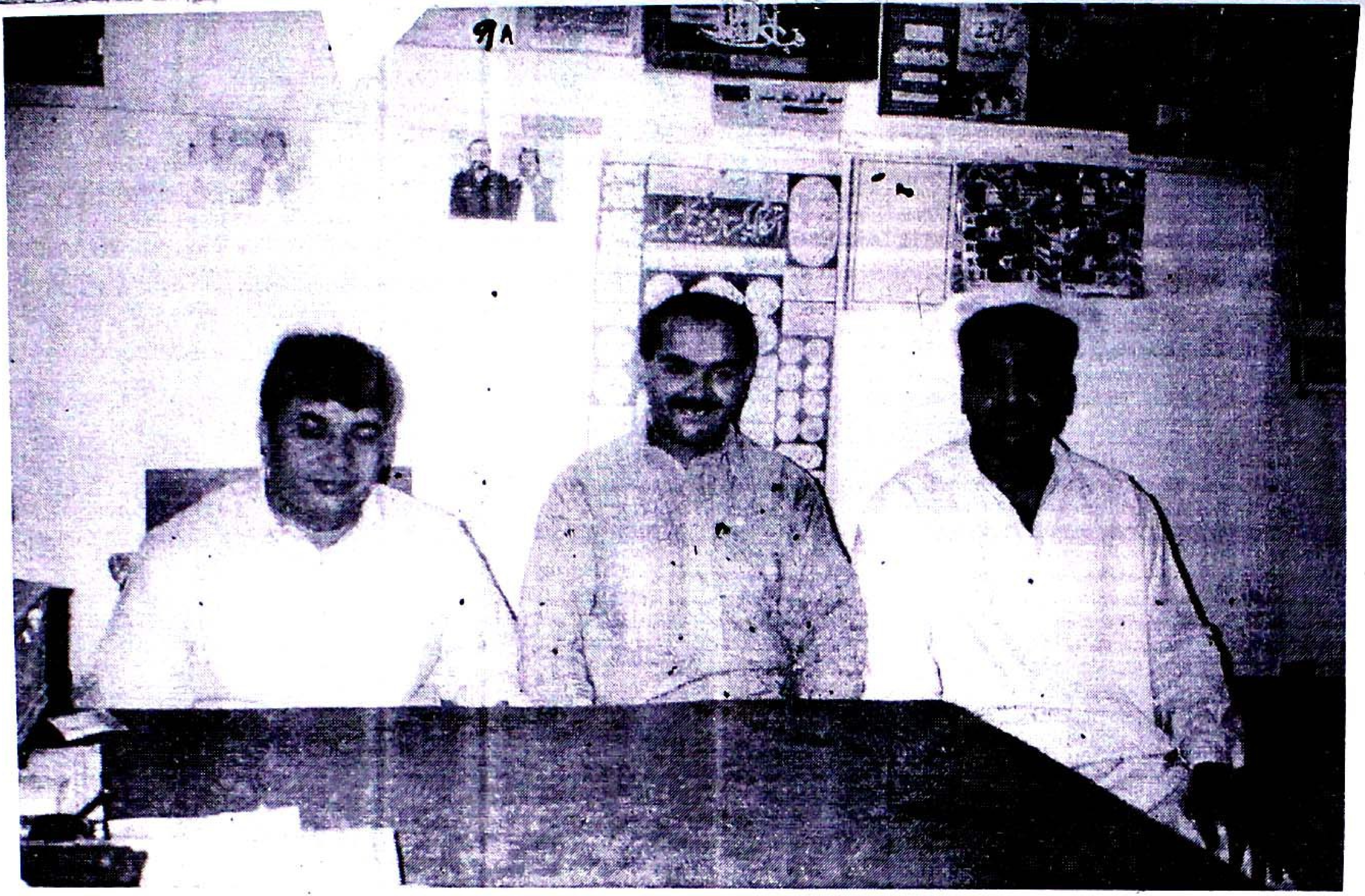

مجسٹریٹ درجہ اول خالد عیاض خان لاہور میاں امجد علی امجد اور محمد اشفاق خان خوشگوار موڈ میں

Marfat.com

میاں امجد علی کی کتاب بڑے لوگوں کی بڑی باتیں کی تقریب رونمائی میں [illegible]

Marfat.com

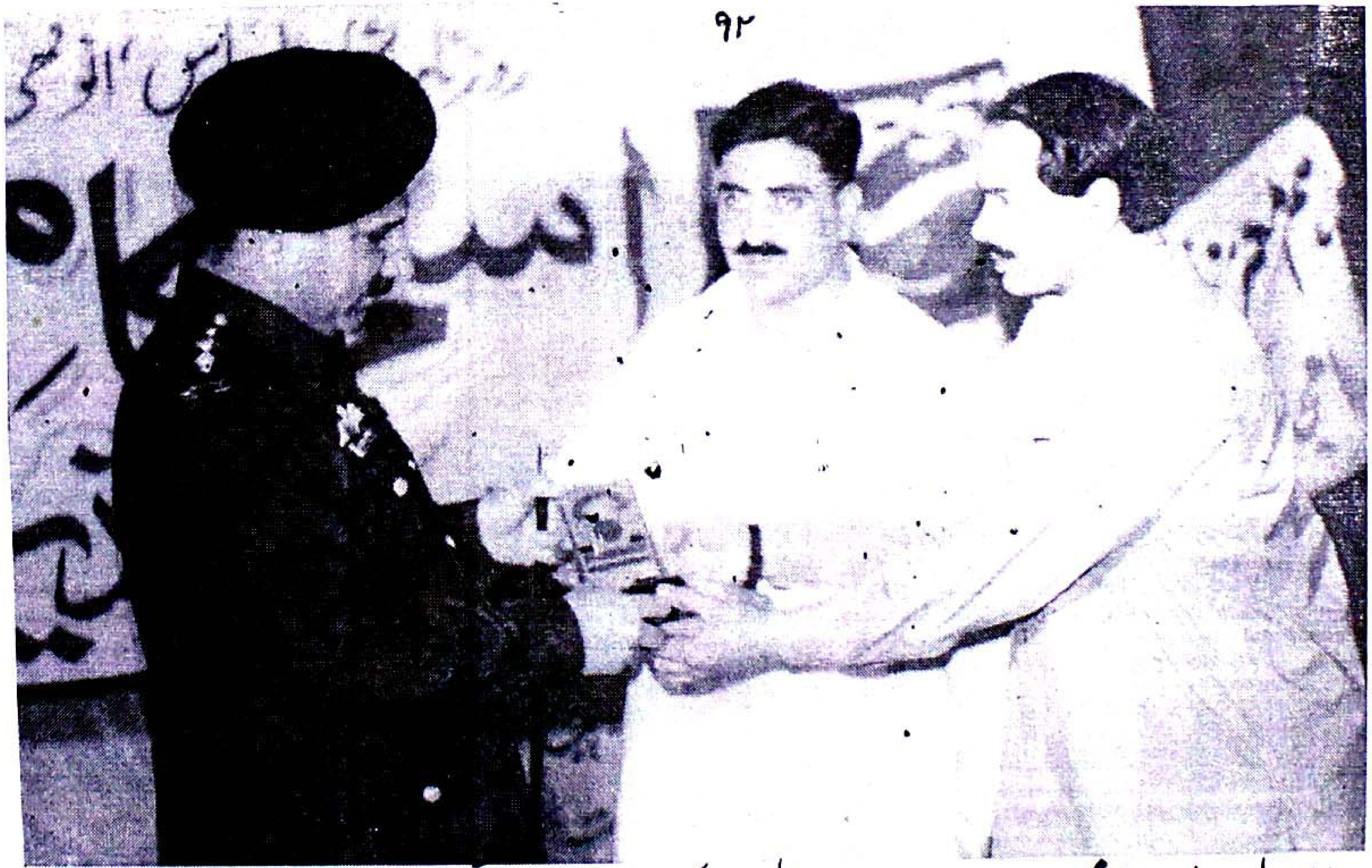

ڈی ایس پی راشد محمود سندھو۔ میاں امجد علی امجد کو ایوارڈ دیتے ہوئے ساتھ محمد اشفاق خاں ہیں

Marfat.com

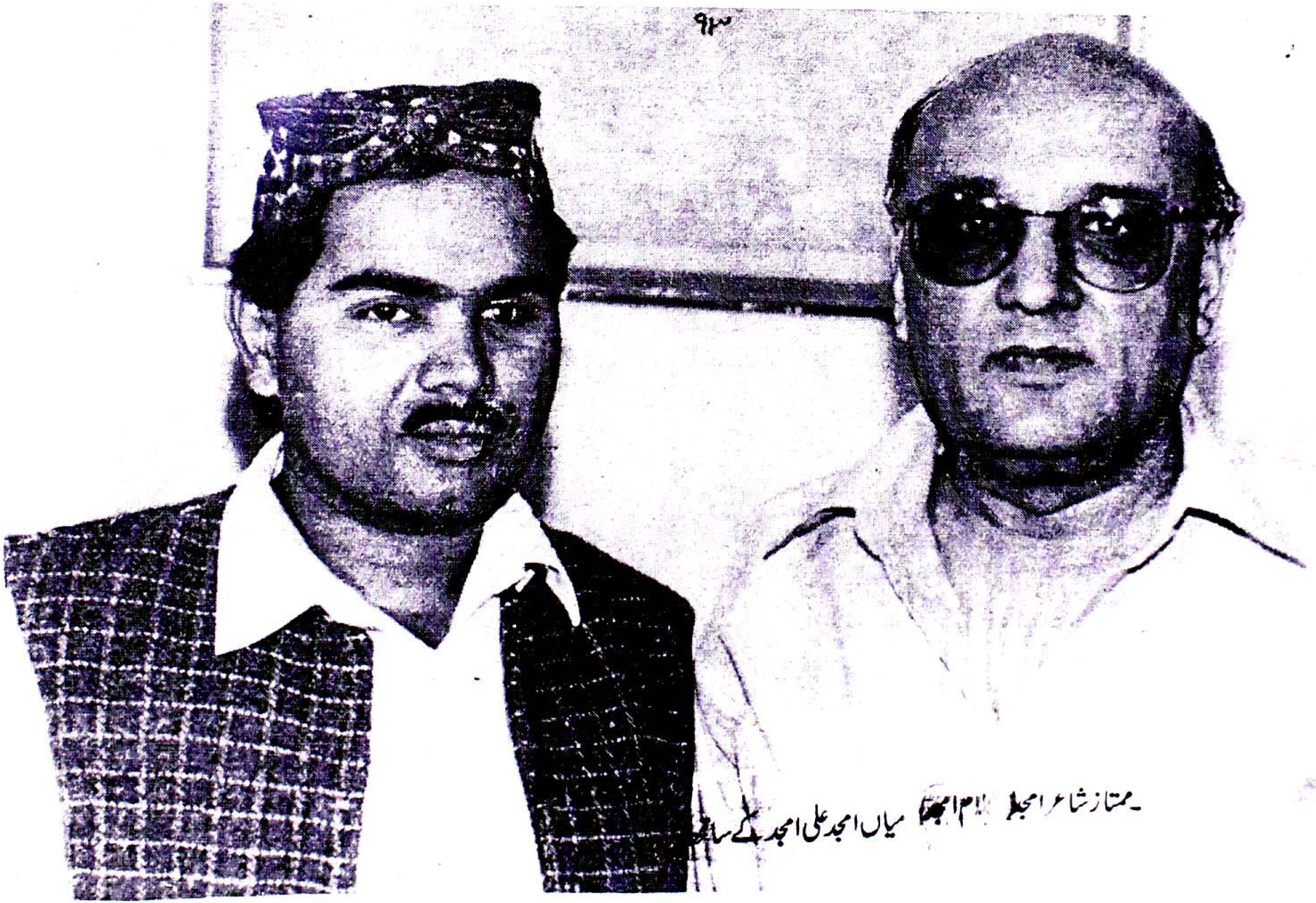

ممتاز شاعر امجد اسلام امجد میاں امجد علی امجد کے ساتھ۔

Marfat.com

آراء

ممتاز شاعر و ادیب ڈرامہ نگار جناب امجد اسلام امجد لاہور ڈرا ئیکٹر اردو بورڈ اسلام آباد

بات پہ بات کے عنوان سے امجد علی امجد نے ایک قابل دید کتاب ترتیب دی ہے

اس کتاب میں پند و نصائح اور ابدی صداقتوں کے حوالے سے قابل قدر مواد بڑی کثرت سے ملتا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے اس کی ترتیب و تدوین میں نہایت عرق ریزی اور گہرے مطالعہ سے کام لیا ہے

محافظ عوام محترم جناب ناصر خان درانی ایس ایس پی اسلام آباد اس دور میں جبکہ اخلاقی اقدار ناپید ہوتی جارہی ہیں اور جرائم کی بھرمار ہے ﴿**بات پہ بات**﴾ کی اشاعت نیک فال ہے ۔ہم امجد علی امجد کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں دعا گو ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت بے شمار اصحاب فکر کیلئے ضیافت طبع کا باعث بنے۔

ممتاز مذہبی شخصیت صاحبزادہ پیر حفیظ البرکات شاہ صاحب ایم ڈی ضیاء القرآن پبلیکشنز لاہور تاریخی صداقتوں اور حقائق کی بدولت ہمیشہ متلاشیان منزل ایمان کو نیا جذبہ عمل عطا ہوا ہے ﴿**بات پہ بات**﴾ کے مصنف امجد علی امجد نے بھی مختلف حوالہ جات کی روشنی میں درجنوں صداقتوں کو یکجا کر دیا ہے۔امجد علی امجد اس سے پیشتر بھی کئی قلمی کاوشیں پیش کر چکے ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ فاضل مصنف نے جس محنت اور خلوص کے ساتھ یہ کتاب ترتیب دی ہے اسی خلوص کی مہک بہت سے دلوں کو ابدی حقیقتوں کا حسن عطا کرے گی۔ ہمارا ادارہ بفضلِ تعالیٰ انشاءاللہ فاضل مصنف کی ہر تصنیف کا خیر مقدم کرے گا

عزت مآب محترمہ کیپٹن ڈاکٹر مزمل بتول اصغری ایم ایچ واہ کینٹ

ممتاز ادیب اور صحافی میاں امجد علی امجد نے اپنی کتاب ﴿بات پہ بات﴾ ترتیب دے کر دراصل قارئین کے بوجھل دلوں کو شگفتہ کرنے کی کوشش کی ہے وہ اپنی کوشش میں کتنے کامیاب ہیں یہ کو قارئین ہی بتائیں گے ہم ان کی نذر شاعر مشرق کا یہ شعر کرتے ہیں۔ شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا ☆ پُر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

Marfat.com

آراء

مفکر اسلام جگر گوشہ غزالی ء دراں حضرت علامہ حامد سعید کاظمی شاہ صاحب ملتان

﴿جس طرح نشانے پر لگایا ہوا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا اس طرح دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات بھی کبھی ضائع نہیں جاتی اور پھر بات اگر ڈھنگ سے کی جائے تو طاقتِ پرواز کا اثر لیکر سیدھی دل میں جا اُترتی ہے۔ میاں امجد علی مجد نے بھی اپنی کتاب ﴿بات پہ بات﴾ میں یہی کوشش کی ہے کہ اُنکی بات کا اثر سچا اور دیر پا رہے تا کہ قارئین صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ﴾

﴿مناظر ابنِ مناظر خطیب اسلام حضرت علامہ عبد التواب صدیقی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور﴾

﴿میاں امجد علی امجد کی کتاب ﴿بات پہ بات﴾ چیدہ چیدہ پڑھنے کا موقعہ ملا واقعی میاں صاحب نے اپنے قلم کی حرمت کا خیال رکھا ہے اور موقعہ بہ موقعہ ﴿بات پہ بات﴾ میں دنیا داری کے طوفانِ بدتمیزی میں بھی فلسفیانہ رنگ بھر کر مذہب اسلام اور صاحب اسلام نبی کریم ﷺ کی محبت کا ثبوت دیا ہے بقولِ ڈاکٹر محمد علامہ اقبال﴾

﴿خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ سرُمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف﴾

﴿ممتاز دانش ور سکالرِ اسلام جناب عبد الماجد مشرقی چیئرمین مشرق سائنس کالج گوجرانوالہ﴾

﴿نوجوان قلم کار میاں امجد علی امجد گولڈ میڈلسٹ نے یکے بعد دیگر 20 عدد کتابیں اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر کے اپنے قلم کی روانی قارئین کی تشنگی اور اپنی جولانی طبع کا عکس جمیل پیش کیا ہے۔ بہت کم قلم کاروں کو اپنے پڑھنے والوں کی دل جوئی مقصود ہوتی ہے مگر میاں امجد علی امجد ہر بار کسی نئے نکتے کسی نئی بات کے متلاشی رہتے ہیں تا کہ اپنے محترم قارئین کو ہر بار ایک نئے علمی ذائقے کا لطف دے سکیں اللہ ان کو کامیاب کرے۔﴾

میاں امجد علی امجد کی مشہور کتاب ﴿بات پہ بات﴾

Marfat.com

میاں امجد علی امجد گولڈ میڈلسٹ کی دیگر تصانیف

(1) رسم آزاں
(2) جواب آں غزل
(3) مسرتوں کا بیاں
(4) حکمت کی بات
(5) تمنائے سوز
(6) درد کا بیاں
(7) معلومات اسلام
(8) تاریخی شگوفے
(9) انمول وظائف
(10) فضیلت نماز
(11) مینار پاکستان سے قطب مینار تک
(12) گنج شکر
(13) گلاب
(14) امام صحابہ
(15) بڑے لوگوں کی بڑی باتیں
(16) اعلیٰ حضرت اور عشق رسول
(17) اسلام میں عورت کا کردار
(18) تاریخ کے جھروکوں سے
(19) خوشبوئے مدینہ
(20) بات پہ بات

Marfat.com

Marfat.com

میاں امجد علی امجد گولڈ میڈلسٹ کی دیگر تصانیف

1. مینارِ پاکستان سے قطب مینار تک
2. تمنائے سوز
3. گلاب
4. گنجِ شکر
5. امام صحابہ
6. اعلحضرت اور عشق رسولؐ
7. درد کا بیاں
8. معلوماتِ اسلام
9. تاریخی شگوفے
10. بات پہ بات
11. اسلام میں عورت کا کردار
12. نماز اور طہارت
13. فضیلتِ نماز
14. انمول وظائف
15. بڑے لوگوں کی بڑی باتیں
16. تاریخ کے جھروکوں سے
17. حکمت کی بات
18. رسمِ آزاں
19.
20. سفروں کا بیاں

7224

Marfat.com